REGD. NO. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ.. ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ — یوم شنبہ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے
۹ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
خطبہ نمبر ۵ ”
سالانہ بیرون پاکستان ۴۵ ”

جلد ۵۱/۱۶ | ۱۱ ظہور ۱۳۴۱ ہش | ۱۱ اگست ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۸۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نخلہ

نخلہ ۹ اگست بوقت دس بجے صبح

کل دوپہر حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اِس سلسلہ میں داخل ہونے سے غرض یہ ہے کہ تا تم تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جاؤ

کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی تمہارے نزدیک نہ آ سکے

”میری تمام جماعت کے لوگ جو اس جگہ حاضر ہیں یا اپنے مقامات میں بود و باش رکھتے ہیں اس وصیت کو توجہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقوے کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آ سکے۔ وہ پنج وقت نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے ......

اور تمام انسانوں کی ہمدردی ان کا اصول ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈریں اور اپنی زبانوں اور اپنے ہاتھوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاویں اور پنج وقتہ نماز کو نہایت التزام سے قائم رکھیں اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور اتلاف حقوق اور بے جا طرفداری سے باز رہیں اور کسی بدصحبت میں نہ بیٹھیں اور اگر بعد میں ثابت ہو کہ ایک شخص جو ان کے ساتھ آمدورفت رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے احکام کا پابند نہیں ہے ...... یا حقوق عباد کی کچھ پروا نہیں رکھتا اور یا ظالم طبع اور شریر مزاج اور بدچلن آدمی ہے اور یا یہ کہ جس شخص سے تمہیں تعلق بیعت اور ارادت ہے اس کی نسبت ناحق اور بے وجہ بدگوئی اور زبان درازی اور بدزبانی اور بہتان اور افترا کی عادت جاری رکھ کر خدا تعالیٰ کے بندوں کو دھوکہ دینا چاہتا ہے تو تم پر لازم ہوگا کہ اس بدی کو اپنے درمیان سے دور کرو اور ایسے انسان سے پرہیز کرو جو خطرناک ہے۔ اور چاہیئے کہ کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کی نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو۔ اور ہر ایک کے لئے سچے ناصح ہو۔ اور چاہیئے کہ شریروں اور بدمعاشوں اور مفسدوں اور بدچلنوں کو ہرگز تمہاری مجلس میں گزر نہ ہو۔ اور نہ تمہارے مکانوں میں رہ سکیں کہ وہ کسی وقت تمہاری ٹھوکر کا موجب ہوں گے۔“

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۴۲-۴۳)

تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

۱۸ اگست تا ۲۶ اگست ۱۹۶۲ء

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام ۱۸ اگست سے ۲۶ اگست ۱۹۶۲ء تک مسجد دارالذکر میں ایک تربیتی کلاس کا انعقاد ہو رہا ہے۔ ۱۸ اگست بروز ہفتہ ۵ بجے شام محترم چوہدری محمد اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور افتتاح فرمائیں گے۔ پروگرام ہر روز صبح ۳ بجے نماز تہجد سے شروع ہو کر رات ساڑھے نو بجے ختم ہوا کرے گا۔

معلمین درس قرآن مجید۔ درس الحدیث تجوید القرآن۔ نماز مترجم۔ تاریخ اسلام اور فقہ کے متعلق درس دیں گے۔ شریک ہونے والے طلباء کو تقاریر کی مشق بھی کرائی جائے گی۔ ہر روز بعد نماز مغرب علمائے سلسلہ اہم علمی موضوعات پر تقاریر فرمائیں گے۔

لاہور اور گرد و نواح کے خدام اس تربیتی کلاس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

ربوہ کا موسم

ربوہ ۱۰ اگست۔ گزشتہ رات یہاں مطلع جزوی طور پر ابر آلود رہا اور ٹھنڈی ہوا چلنے کے باعث درجہ حرارت خاصی حد تک گر گیا۔ آج صبح مطلع اگرچہ صاف ہے تاہم گرمی کی شدت میں بہت کمی ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ راگست ۶۲ء

عائلی قوانین کے متعلق اختلاف

آج کل عائلی قوانین کے متعلق بعض حلقوں میں بڑا شور پڑا ہوا ہے اور اخبارات میں آئے دن ان کے خلاف اور ان کے حق میں مضامین شائع ہو رہے ہیں چونکہ ان قوانین کا پاکستان کے معاشرہ پر بڑا گہرا اثر پڑتا ہے اور یہ اس لحاظ سے نہ صرف ایک اخلاقی اور مذہبی سوال ہے بلکہ ملک کے قیام امن کے نقطۂ نظر سے بھی اہم ہے اس لئے ہر سمجھدار پاکستانی کا فرض ہے کہ وہ ان قوانین کے متعلق بطور خود غور کرے۔ اسلام کسی کی اجارہ داری نہیں۔ البتہ ہمیں اس امر پر اظہار افسوس کرنے کی اجازت دیجئے کہ ہمارے اہلِ علم حضرات اور ان لوگوں نے جو ان قوانین کے خلاف از روئے اسلام آواز اٹھا رہے ہیں انہوں نے بھی آواز اٹھاتے ہوئے کسی اسلامی اخلاق کا مظاہرہ نہیں کیا۔

زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ جہاں ایک خاص طبقہ کی خواتین نے بین طور پر اس مسئلہ کے متعلق بعض ناواجب باتیں کہی اور ناواجب حرکات کی ہیں وہاں اہلِ علم حضرات نے بھی ان خواتین کے مقابلہ میں خواتین کے ترکشوں سے تیر چلانے کی کوشش کی ہے اور غور سے دیکھا جائے تو ان آخر الذکر خواتین نے بھی الزام تراشی میں کوئی کمی باقی نہیں رہنے دی۔ اور ان مردوں کو خوب لتاڑا ہے جن کے متعلق انکا قیاس ہے کہ وہ عائلی قوانین کو ملک میں قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ بطور نمونہ از خروارے ایک دینی رسالہ سے ایک زنانہ پریس کانفرنس کا ایک ٹکڑا اہم ذیل میں ملاحظہ کے لئے درج کرتے ہیں۔ محترمہ ام زبیر صاحبہ ناظم حلقہ خواتین جماعت اسلامی کراچی اپنے بیان میں جو انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں دیا ہے فرماتی ہیں:-

"عائلی قوانین میں ایک سے زائد نکاح پر جو پابندی لگائی گئی ہے تو اس کی کیا وجہ ہے۔

ایک سے زیادہ نکاح کرنے کی صورت میں مردوں پر ذمہ داری آپڑتی ہے اولاد ہوتی ہے تو اس کی تعلیم و تربیت کا بار بھی ہوتا ہے لہٰذا عمر بھر ان ذمہ داریوں سے بچنے کے لئے مردوں نے عورت کے حقوق کے تحفظ کی آواز اٹھائی ہے

عورت کے لئے مساوات کا حق اور مرد کے دوش بدوش چلنے کا نعرہ بھی انہی کا فریب ہے۔ یہ صرف اپنا مفاد سامنے رکھتے ہیں خود غرضی کی بناء پر عورت کو اکساتے ہیں۔ ان کا دل چاہتا ہے کہ عورت ہر وقت بنی سنوری نظر آتی رہے مگر گھریلو عورت کے پاس گھر کی عام ذمہ داریوں کو نباہتے ہوئے اتنا وقت نہیں ہوتا کہ ہر وقت اپنے آپ کو سجائے بنائے رکھے پھر سنگار کرنے کے لئے بہت سی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کا بار سارا ان کی جیبوں پر پڑتا ہے اور وہ اس سے بچنے کے لئے مرد کے ساتھ ہر جگہ عورت کو نمائندگی دینے کا شور مچاتے ہیں تاکہ عورت کا قرب انہیں ہر مقامات پر حاصل ہو اور بغیر کچھ خرچ کئے۔

یہ مرد کا فریب ہے جو آج کی عورت کو وہ دینا چاہتا ہے۔"

(ایشیا ۶۲/۷ ص۶)

جہاں اہل علم حضرات نے خواتین پر طرح طرح کے الزام لگائے ہیں جو ان کی علمیت اور متانت کے ہرگز زیبا نہیں ہیں وہاں ان صاحبہ نے خود مردوں ہی کو دگڑ دیا ہے۔ اور یہ بھی خیال نہیں کیا کہ مردوں میں علمائے کرام بھی شامل ہیں اور اس طرح وہ مخالف خواتین کے الزامات کی جو انہوں نے علمائے کرام پر لگائے ہیں دانستہ یا نادانستہ ان کی تائید کر گئی ہیں۔

جہاں تک تعدد ازدواج کا تعلق ہے اس میں دو رائیں نہیں ہو سکتیں کہ اسلام اسکی اجازت دیتا ہے اور ہماری تحقیقات میں عائلی قوانین میں تعدد ازدواج کے حق کو منسوخ نہیں کیا گیا البتہ پابندیاں شاید کسی قدر سخت ہوں۔

یہ ایک دینی مسئلہ ہے اور اس پر مختلف الخیال لوگ نہایت پر امن فضا میں بغیر ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے کے بحث کر سکتے ہیں لیکن جس طریق سے دونوں طرف سے اس مسئلہ کے متعلق بلند اخلاقی کا اظہار کیا گیا ہے وہ فریقین کے لئے نہایت ہی باعث شرم ہے۔ خواتین کے حق میں خواتین نے بھی مردوں پر یہی الزام لگایا ہے کہ وہ اپنی عیاشی کے لئے چار چار عورتیں بلا روک ٹوک رکھنا چاہتے ہیں اور یہی الزام مردوں پر دوسرے رنگ میں ان محترمہ صاحبہ نے لگایا ہے جو عائلی قوانین کی مخالف ہیں دونوں صورتوں میں بچارے مرد ہی ملزم ٹھہرائے گئے ہیں اگر پابندیاں لگائی جاتی ہیں تو یہ محترمہ مردوں کو مطاعن سے زخمی کر دیتی ہیں۔ اور اگر نہیں لگائی جاتیں تو وہ محترمات ناوک افگنی کرنے لگتی ہیں۔ نہ پائے ماندن نہ جائے رفتن۔

اصل معاملہ یہ ہے کہ قوم کا کردار ہی بہت گر گیا ہے اور اس حمام میں نہ صرف ایک گروہ ننگا ہے بلکہ سب کے سب ننگے ہیں۔ ذرا سوچنا چاہیئے کہ پابندی لگانا یا نہ لگانا ایک مسئلہ ہے اور اسلامی جورس پروڈنس (juris prudence) کا سوال ہے جو تحقیقات علمی چاہتا ہے ایک اعلیٰ کردار قوم کے افراد کا طریق کار یہ ہوتا ہے کہ وہ ایسے مسایل پر امن مباحث سے طے کرتے ہیں ایک دوسرے پر گند اچھالنے سے نہیں کرتے۔ قوانین کے مخالفین کا کام ہے کہ وہ اسلامی شریعت سے ثابت کریں کہ حکومت کو "تعدد ازدواج" کے مسئلہ میں پابندیاں لگانے کا حق نہیں ہے اور ان قوانین کے حامیوں کا یہ کام ہے کہ وہ دلائل سے اسکی تردید کریں مگر یہ کہاں کا اسلامی اخلاق ہے کہ مخالفین پر آوازے کسے جائیں اور ان کی زندگیوں کا مذاق اڑایا جائے اور اس کے مقابلہ میں یہ طریق کار کس طرح اسلامی ہے کہ مردوں پر اتنی تلخ گالیوں کی بوچھاڑ کی جائے جیسی کہ ان صاحبہ نے کی ہے جن کا حوالہ اوپر نقل کیا۔

(باقی صفحہ پر)

جماعتِ احمدیہ ایسی خوبیوں کی مالک ہے کہ اسے دُنیا میں پھیلنے سے کوئی نہیں روک سکتا

سردار پرتاب سنگھ صاحب کیروں وزیراعلیٰ مشرقی پنجاب کی قادیان میں تقریر

مورخہ ۲۸ رجولائی کو مشرقی پنجاب کے وزیراعلیٰ سردار پرتاب سنگھ صاحب کیروں نے قادیان میں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے منعقدہ ایک استقبالیہ تقریب میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"مجھے آج احمدیہ جماعت کے مقدس مقامات میں آکر بہت خوشی ہوئی ہے بالخصوص احمدیہ جماعت کی رواداری وسعت قلبی کو دیکھ کر میں بہت متاثر ہوا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان خوبیوں والی جماعت کو دنیا میں پھیلنے سے کوئی روک نہیں سکتا اور یہ جماعتِ احمدیہ کا حق تھا کہ یورپ و دیگر ترقی یافتہ ممالک اس کے لئے خندہ پیشانی سے اپنے دامن کو پھیلائے۔ ہمارے ملک میں مذہب تنگ نظری اور تعصب کی لپیٹ میں آیا ہوا ہے۔ ایسے مذہب دنیا میں کسی طرح مفید نہیں ہو سکتے۔ اصل چیز انسانیت ہے اور وہی مقدم ہے پس میں احمدیہ جماعت سے کہتا ہوں کہ وہ اپنے خیالات کو زیادہ سے زیادہ پھیلائیں تاکہ دنیا میں انسانیت اور رواداری کا بول بالا ہو۔

جناب سردار کیروں صاحب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا:-

میرا یہ خیال ہے کہ احمدیہ جماعت نے اسلام کو جس رنگ میں پیش کیا ہے اس سے اسلام کی ترقی کی بنیادیں مضبوط ہو گئی ہیں۔ یہ جگہ بہت ہی بابرکت اور نورانی ہے اور میں اس میں آکر بہت خوش ہوا ہوں۔ احمدیہ جماعت اگرچہ اقلیت میں ہے لیکن اس کو تبلیغ اور پرچار کا پورا پورا حق ہے اور اس میں کوئی روک نہیں ڈال سکتا۔ اگر کوئی مطالبہ یا شکایت جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کی جائے گی تو میں پوری ہمدردی اور انصاف سے اس کی طرف توجہ کروں گا۔"

(بشکریہ بدر قادیان ۲ راگست ۱۹۶۲ء)

ماضی کے خزانے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی قبولیت کے چند ایمان افروز واقعات

از حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ

(۶)

میرے بھائی خان بہادر سیٹھ احمد الہ دین صاحب کو حضرت امیر المومنین کی دعاؤں کی تاثیر کا علم ہو گیا تھا۔ اس لئے وہ بھی وقتاً فوقتاً حضور سے دعائیں کرواتے رہتے تھے۔ ایک بار انہوں نے دو اہم معاملات کے متعلق دعا کروائی۔ دونوں امور میں عظیم الشان کامیابی حاصل ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں ان کو دو لاکھ روپے کا منافع ہوا۔ جس کی خوشی میں انہوں نے بیس ہزار روپے کا چیک حضور کی خدمت میں روانہ کر دیا۔

(۷)

ہماری تجارتی فرم میں ہم چار بھائی مختلف کام دیکھتے تھے۔ خان بہادر احمد بھائی سیمنٹ اور کول کا کام دیکھتے تھے۔ غلام حسین بھائی آئس اور سوڈا کا۔ قاسم علی بھائی دفتر کا۔ میں بونس کا۔ میں جب سے احمدی ہوا تب سے مجھے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کا خوب علم تھا۔ اس لئے میں میرے ذمہ جو کام تھا۔ اس کی ترقی کے لئے حضور سے دعائیں کرواتا رہتا تھا۔ جس کے طفیل ہماری فرم کو سالانہ اوسطاً دس ہزار روپیہ منافع ہوا کرتا تھا۔ میرے بھائی قاسم علی صاحب اہلحدیث ہو گئے اور میری مخالفت شروع کی۔ جس میں میرے بھائی غلام حسین بھی شریک ہو گئے۔ اب یہ دونوں بھائی میں جو کام دیکھتا تھا اس میں دخل دینے لگے۔ اور میں جو ماہوار رقم قادیان روانہ کرتا تھا۔ اس کے متعلق اعتراض کرنے لگے۔ اس لئے میں نے روپیہ بھیجنا موقوف کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہماری فرم کو جو سالانہ دس ہزار روپیہ منافع ہوتا تھا وہ جاتا رہا۔ بلکہ نقصان ہونے لگا۔ آخر وہ وقت آیا کہ ہماری فرم نے یہ تجارت ترک کر دی۔ تب میں نے اسے اپنے ذمہ لیا۔ میں نے حضور سے دعا کروانی شروع کی۔ اور ماہوار آگے جو ایک سو روپیہ روانہ کیا کرتا تھا۔ اس کے عوض دو سو روپیہ روانہ کرنے لگا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم کو سالانہ پندرہ ہزار روپیہ نفع ہونے لگا

الحمد للہ ثم الحمد للہ

(۸)

اسی تجارتی معاملہ میں میں نے ایک بار دو کنٹراکٹ کئے۔ سولہ سو ٹن مال نوے روپے کے حساب سے دینے کا سودا کیا۔ یہ نرخ بہت اچھا تھا۔ اس لئے اتنا بڑا کنٹراکٹ کر دیا گیا۔ مگر چند روز میں نرخ ۱۲۰ روپے ہو گیا۔ اب سولہ سو ٹن مال دینے میں فی ٹن ۳۰ روپے کے حساب سے ۴۸۰۰۰ روپے کا نقصان تھا۔ میں بہت گھبرا گیا۔ میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں سارا حال لکھا۔ اور خاص دعا کی درخواست کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے معاملہ کی صورت ایسی بدل گئی کہ ۴۸۰۰۰ روپے نقصان کے عوض ۲۰،۰۰۰ روپے منافع ہوا الحمد للہ ثم الحمد للہ

(۹)

ہمارے دونوں بھائی جب بڑے اور سمجھدار ہو گئے۔ تب ہم چاروں نے باہمی رضامندی سے ایک شراکت نامہ تیار کیا۔ جس کی مدت دس سال کی تھی۔ ہماری فرم کا قدیم سے یہ دستور تھا کہ ہم اپنی تجارت کا نفع نقصان ہر ماہ نکالا کرتے تھے۔ پھر ہر چھ ماہ بعد کھاتوں میں درج کیا جاتا تھا۔ پھر سالانہ حساب دیکھ کر ہم سب بھائی دستخط کر کے اس کی تصدیق کرتے تھے۔ اس طرح دس سال ختم ہو گئے۔ جب نیا شراکت نامہ تیار کرنے کا وقت آیا تو دونوں بھائیوں نے انکار کر دیا اور مجھ پر اور خان بہادر احمد بھائی پر ایک ایک لاکھ سے زائد رقم کا مطالبہ کیا۔ جب یہ اختلاف آپس میں دور نہ ہو سکا۔ تو اس کے فیصلہ کے لئے تین مشہور و معروف قانون دان ثالثین کا ایک بورڈ قائم کیا۔ اور ہر ایک کو ایک ایک ہزار روپیہ فیس دی گئی۔

میں نے تمام حقیقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھ کر بھیجی اور خاص دعا کے لئے گزارش کی۔ حضور نے جواب میں فرمایا آپ بالکل بے فکر رہیں۔ آپ کو کوئی نقصان نہ ہوگا۔ بلکہ آپ کے حق میں فائدہ ہی ہوگا۔ اگر ثالثین بھی آپ کو نقصان پہنچانا چاہیں گے پھر بھی ہرگز وہ آپ کو نقصان نہ پہنچا سکیں گے

یہ معلوم کر کے میں بہت متعجب ہوا کیونکہ ثالثین جو چاہیں سو فیصلہ کر سکتے ہیں ان کے فیصلہ کے خلاف اپیل بھی نہیں ہو سکتی پھر ان کو کون روک سکتا ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور ہوا بھی یہی۔

ثالثین نے ہم چاروں بھائیوں کے سالانہ حسابات پر ہمارے تصدیقی دستخط دیکھے پھر بھی انہوں نے اول سے آخر تک ہمارے بھائیوں کے دعووں کی کامل تحقیق کی۔ یہ مقدمہ ایک سال سے زائد مدت تک جاری رہا۔ میرے خلاف ۸۳، ۷۴، ۱۱ روپے کے دعوے تھے مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام کے تمام ڈسمس کر دیئے گئے۔ صرف سفر خرچ کے متعلق ۹-۱۳۰ کی ڈگری ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں مجھے ۴۱،۴۳ روپیہ کا نفع ہوا۔

یہ ساری حقیقت لکھنے کی غرض صرف یہی ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے میرے متعلق جو دعا فرمائی۔ اور حضور کو خدا تعالیٰ نے اس معاملہ کے متعلق جو کچھ بتایا وہ حرف بحرف پورا ہوا۔ صرف ایک بات باقی رہ گئی کہ ثالثین بھی اگر نقصان پہنچانا چاہیں گے۔ پھر بھی ہرگز وہ نقصان نہ پہنچا سکیں گے اس کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے مقدمہ کا فیصلہ ہو جانے کے بعد میں اپنے تین ثالثین جن میں ایک پارسی صاحب تھے اور دو غیر احمدی صاحبان تھے۔ تو میں ایک دن اس پارسی ثالث کے پاس گیا۔ اور ان سے دریافت کیا کہ آپ لوگوں نے ہمارے مقدمہ کا فیصلہ کیا۔ کیا وہ آپ تینوں کی اتفاق رائے سے ہوا۔ یا آپ کے درمیان کچھ اختلاف بھی ہوا۔ انہوں نے فرمایا مقدمہ کے تمام امور کا فیصلہ ہم تینوں کے اتفاق رائے سے ہوا۔ صرف آپ ہی کے متعلق اختلاف ہوا۔ بمبئی والی جائداد کے متعلق آپ نے خلیفہ قادیان سے دعا کرائی اور اسی ہزار روپیہ نفع ہوا اس کا پانچواں حصہ ۱۶،۰۰۰ روپیہ آپ نے قادیان روانہ کر دیا۔ ان دونوں ثالثین کی یہ رائے تھی کہ وہ رقم آپ کے ذمہ لگائی جائے۔ میں نے ان سے اتفاق نہیں کیا۔ صرف [illegible] ایک [illegible] ہم کو [illegible] میٹنگ کرنی پڑی۔ آخر وہ میرے ساتھ متفق ہو گئے۔ دیکھو اس مقدمہ سے خدا تعالیٰ کی قدرت کا کیسا عظیم الشان نشان ظاہر ہوتا ہے۔ اس کے عالم الغیب ہونے کی صفت کیسی صاف ظاہر ہوتی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ یقیناً خدا تعالیٰ کے موعود خلیفہ ہیں۔ تب ہی تو ایسی عظیم الشان راز کی بات قبل از وقت آپ پر کھول دی گئی۔

غلام حسین بھائی اور قاسم علی بھائی نے مجھ پر دنیوی اور دینی دونوں معاملوں میں حملے کئے گئے۔ مگر میں حق پر تھا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے مجھے معجزانہ طور پر کامیابی عطا فرمائی۔ اسی طرح انشاء اللہ دینی معاملہ میں بھی ہوگا۔ مگر اس کا نتیجہ بعد وفات معلوم ہوگا۔ میری درد دل سے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ میرے ان دونوں پیارے بھائیوں پر رحم فرمائے۔ اور ان کو حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تا آخرت میں فلاح پائیں۔ اب میں اپنا مضمون ختم کرتا ہوں۔ جس کے دل میں تعصب نہ ہوگا اس پر سلسلہ احمدیہ کی صداقت صاف طور پر کھل جائے گی۔ جو اس سلسلہ میں شریک ہوتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے ایسے محبوب خلیفہ سے اپنا تعلق جوڑتا ہے۔ جس کی تعلیم و دعا سے انسان یقیناً یقیناً دونوں جہان میں فلاح پاتا ہے۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار عبد اللہ الہ دین

ایک پنتھ دو کاج

ہر شخص اپنے بزرگوں کی روحوں کو ثواب پہنچانے کا متمنی ہے اور اس کے بہت سے طریقے ہیں منجملہ ان کے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ان کی طرف سے کسی مستحق کے نام الفضل کا روزانہ یا خطبہ نمبر جاری کروا دیا جائے۔

اس طرح آپ اپنے بزرگوں کی روحوں کو بھی ثواب پہنچا سکتے ہیں اور الفضل کی توسیع اشاعت کا موجب بھی بن سکتے ہیں۔ گویا کہ یہ ایک پنتھ دو کاج کا معاملہ ہے۔

(مینجر الفضل)

معاصرین کیا کہتے ہیں۔

• مسئلہ جہاد • خدمت اسلام • فرزندان آزادی • دورِ دجالی کی تخلیقات

مسئلہ جہاد "جہاد" کے لغوی معنے جدوجہد اور کوشش کرنے کے ہیں حتیٰ کہ اسلامی تعلیمات کو اپنے اوپر نافذ کرنے کی (یعنی ان پر عمل کرنے کی) سعی کرنا بھی جہاد ہے اور اسی کا نام جہاد بالنفس ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اسی طرح اسلام کی تعلیمات کو دوسرے انسانوں تک پُرامن طریقہ پر پہنچانے کی جدوجہد کرنا بھی جہاد ہے۔ جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑائی سے مدینہ واپس آنے کے بعد فرمایا:۔ رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر۔ یہ الفاظ کتنی شہادت پیش کر رہے ہیں۔ پُرسکون ماحول میں پُرامن طریقہ پر اپنے مشن کو پھیلانے کی کوشش اور جدوجہد کرنا اعلیٰ درجہ کا اور بڑے قسم کا جہاد ہے اور ناگزیر حالات میں حملہ آور دشمنوں کی مدافعت کے لئے گھر سے نکلنا اور جنگ کرنا اس سے کم درجہ کا اور چھوٹا جہاد ہے ان دونوں شہادتوں سے یہ بات واضح ہو گئی کہ ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ اسلامی دنیا میں اسلام کے ماننے والوں پر جو ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں۔ ان کی ادنےٰ سے ادنےٰ کوشش بھی جہاد ہے"۔

دعوت دہلی ۲۲ر اپریل ۶۲ء

"جہاد اسلام کی اصطلاحات میں سے ایک اہم اصطلاح ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ الفاظ کی طرح جہاد اپنا ایک الگ مفہوم رکھتا ہے قرآن کی روشنی میں دین اسلام کو قائم کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنا جہاد ہے۔ میں اس کا مفہوم انگریزی الفاظ میں Best effort کہتا ہوں لیکن مغربی مصنفین و مفکرین نے اس لفظ کا مفہوم کچھ اس طرح دنیا کے سامنے پیش کیا ہے جس سے مسلمان اور اسلام کی غلط تصویر لوگوں کے سامنے آتی ہے ان کے نزدیک ہر غیر مسلم کے خلاف نعرۂ جنگ اور تلوار کے زور سے اسلام قبول کرانے کی کوشش کا نام جہاد ہے"

(دعوت دہلی ۲ر۱۰ اگست ۶۲ء)

خدمتِ اسلام ایک ہی دن کی دو خبریں ملاحظہ ہوں

نوابشاہ سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں ایک شخص کو جنازہ پر ڈالی جانے والی چادر چرانے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ اس کی جیب سے ایک خط برآمد ہوا جس میں یہ شعر لکھا تھا ؎

اگر کچھ ہو سکے تو خدمت اسلام کر جاؤں

۲۔ مسجد حافظ پورہ جی۔ٹی روڈ نزد برف خانہ باغبانپورہ لاہور کا مائیکروفون میں نادگم ہو گیا ہے۔ کل صبح دس گیارہ بجے کوئی لے گیا ہے"۔

پرانے زمانے میں مسجد سے جوتیاں ہی چرائی جا سکتی تھیں۔ مگر جوں جوں زمانہ ترقی کر رہا ہے۔ چوری کی تکنیک میں بھی ترقی ہو رہی ہے اب مسجدوں سے جوتوں کے ساتھ ٹکیاں، بجلی کے بلب، جنازے کی چادریں اور مائیکروفون تک چرائے جا رہے ہیں بس اب صرف یہی باقی رہ گیا ہے کہ خود مسجدیں ہی چند دنوں تک چرائی جائیں گی یا ان کے گنبد اتار لئے جائیں گے۔ ع

تقدیر جو دکھائے سو ناچار دیکھنا

(ترجمان اسلام لاہور ۳ر اگست)

فرزندان آزادی "مادر پدر آزاد" کا لفظ تو آپ نے پڑھا ہو گا مگر مادر پدر آزاد کیسے لوگ ہوتے ہیں اس کے متعلق شاید آپ کی معلومات محدود ہوں۔ دوسری جگہوں میں تو مادر پدر آزاد لوگ اکا دکا ملتے ہیں۔ مگر کینیڈا میں ایک مذہبی فرقہ کی شکل میں یہ لوگ گروہ بند ہیں اور حکومت سے ان کی کافی دنوں سے آویزش جاری ہے اس فرقہ کو وہاں "ڈوکوہیرز" یعنی "فرزندانِ آزادی" کہا جاتا ہے۔ ذیل فرزندان آزادی کے حالات ملاحظہ ہوں:

۱۔ وہ کسی کی حاکمیت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں

۲۔ وہ کلیساؤں سکولوں اور ریلوے لائنوں کو بارود سے اڑا دیتے ہیں۔

موجودہ دور کے ان خارجیوں کے عقائد بھی ملاحظہ ہوں:۔

۱۔ خدا کی روح براہ راست ہر بشر میں ہوتی ہے۔ اس لئے کسی شخص کو کسی حکومت کے سامنے جھکنے اور اس کے تابع رہنے کی ضرورت نہیں۔

۲۔ عورتوں کا عقیدہ ہے کہ ہم اس لئے ننگی ہو کر پریڈ کرتی ہیں تاکہ خدا شرمسار ہو (نعوذ باللہ نقل کفر کفر نباشد)

۳۔ پنسل اور کاغذ شیطان کے آلے ہیں اور اسی وجہ سے وہ اپنے بچوں کو سکول نہیں بھیجتے تاکہ ان آلات سے بچے رہیں

۴۔ روٹی۔ پانی اور نمک سامنے رکھ کر وہ قسم کھائیں تو اسے سچا مانتے ہیں

یہ فرزندان آزادی بھی دراصل کینیڈا کے رہنے والے نہیں بلکہ روس کے رہنے والے ہیں اور زار کے اختلاف کی بنا پر وہاں سے نکل کر کینیڈا میں آ گئے۔ کچھ اسی طرح کی آزادی ہی اشتراکیت کے دیوتا عنایت فرماتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے اشتراکیت سے پہلے بھی روس میں ایسے جراثیم موجود تھے جو لوگوں کو مادر پدر آزادی کی راہ تک پہنچانے کا کام کرتے تھے۔ اور اب جب سارا روس اسی مادر پدر آزادی کا قائل ہو چکا ہے تو ان لوگوں کو واپس روس چلا جانا چاہیئے۔ مگر معلوم یہ ہوتا ہے کہ روس نے اپنے ان نمائندوں کو کار خاص سپرد کر کے کینیڈا میں جمے رہنے کی تاکید کر رکھی ہے۔ کیونکہ حکومت کی خواہش کے باوجود یہ لوگ واپس جانے پر راضی نہیں ہو رہے اور ہو سکتا ہے کہ ننگے ناچوں سے متاثر ہو کر کچھ دنوں کے بعد سارا کینیڈا ہی فرزندان آزادی سے بغلگیر ہو جائے اس صورت میں سارا کینیڈا روس کی جھولی میں ہو گا۔ اور اگر کسی پی۔ایچ۔ڈی نے اپنے مقالہ کی خاطر ان لوگوں پر ریسرچ شروع کر دی تو ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں کا خفیہ رشتہ ایران کے مزدک یا حسین بن منصور حلاج سے بھی نکل آئے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ان لوگوں کی برائیوں سے محفوظ رکھے۔

(ترجمان اسلام ۳ر اگست سنہ ۶۲ء)

دورِ دجالی کی تخلیقات واشنگٹن ۸ر جولائی

آج امریکہ کے سائنسی حلقوں میں سر توڑ کوشش اس کی ہو رہی ہے کہ روشنی کی شعاع کے قسم کا ایک آلہ ایسا جلد سے جلد تیار کر لیا جائے جس کے سامنے آتے ہی ہزاروں میل کے فاصلہ سے ملک پیما میزائل پگھل کر فنا ہو جائے۔

ماسکو ۱۰ر جولائی۔ آج روسی وزیر اعظم مسٹر خروشچیف نے عالمی امن کانگرس میں اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ روس نے راکٹ مار راکٹ تیار کر لیا ہے"

جی ہاں دورِ دجال میں تخلیقات اسی قسم کی ہوتی رہتی ہیں —— بالکل سماں نمرود کی خدائی کا۔

پہلے سمندر میں آبدوز کشتیاں نکلیں۔ ان کی خوب دھوم مچی کہ معاً ان کے توڑ کے لئے ڈسٹرائر (آتبادکن) بھی آئے۔ اور پھر ان کے توڑ کے لئے کچھ اور ——

اب دور ہوائی اور فضائی زور آزمائی کا ہے تو لیجئے۔ پہلے کیسے کیسے البرز شکن اور جگر گداز راکٹ اور میزائل لکھوکھا میل سے پیام مرگ پہنچا دینے والے وجود میں آ گئے۔ اور اب ان کے معاً بعد جگر راکٹ مار اور میزائل توڑ ایجادوں کا شروع ہو گیا۔ —— ہر ایجاد پہلے سے مہلک تر اور سائنسی ترقی کا ہر قدم موت کے بلانے میں دلیر تر! اور ان صناعیوں کے مجموعہ کا نام ہے تہذیب انسانی کا ارتقاء

صدق جدید لکھنؤ ۲۷ر جولائی سنہ ۱۹۶۲ء

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب ساکن لکھیانہ ضلع گجرات اور ان کی اہلیہ مکرمہ بیمار ہیں انہیں حال ہی میں نوجوان بیٹے کی وفات کا صدمہ دیکھنا پڑا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور آئندہ ایسے صدمات سے محفوظ رکھے آمین۔ (خاکسار محمد سعید دارالرحمت غربی ربوہ)

۲۔ مکرم چوہدری فیروز الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید نے اطلاع دی ہے کہ مکرمی چوہدری نذیر خاں صاحب نے اپنی جائیداد کا حصہ وصیت ادا کرنے کے علاوہ چندہ تحریک جدید سال ۲۹ بمبلغ ۱۳/۸ پیشگی ادا کر دیا ہے۔ احباب کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کی یہ قربانی قبول فرمائے اور دینی دنیوی کامیابیوں سے سرفراز فرمائے (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

۳۔ مکرم فضل الرحمٰن صاحب رازی انسپکٹر تحریک جدید ایک موٹر کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں احباب جماعت کی دعاؤں کے مستحق ہیں —— احباب کرام ان کی کامل اور عاجل شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

۴۔ میرے بیٹے عزیز مسعود اقبال نے امسال میٹرک کے امتحان میں ۴۱۷ نمبر حاصل کئے اور اپنے سکول کے چھ سات لڑکوں میں سے وہ دوم رہا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ کامیابی مبارک کرے اور آئندہ

لائبیریا میں تبلیغ اسلام

○ ریڈیو پر ایک دلچسپ مباحثہ ○ اخبار میں مضامین کی اشاعت
○ ایک عیسائی پادری سے گفتگو ○ تقاریر و تبلیغ لٹریچر

(از مکرم مبارک احمد صاحب ساقی مبلغ لائبیریا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے لائبیریا ریڈیو سٹیشن پر نشر کئے جانے والے ایک دلچسپ مباحثہ میں حصہ لیا یہ مباحثہ یہاں کی ایک تعلقاتِ عامہ کی مشہور فرم [illegible] نے منعقد کیا تھا زیر بحث موضوع یہ تھا کہ "لائبیریا کے لوگوں کی مذہبی حالت کس قدر مضبوط ہے" اس میں مختلف مذہبی فرقوں کے ۹ نمائندگان نے حصہ لیا۔ یہ مباحثہ ہر جمعہ کی شام کو آدھ گھنٹہ کے لئے ہوتا تھا اور لگاتار تین ہفتوں تک جاری رہتا جن فرقوں کے نمائندوں نے شرکت کی وہ حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ کیتھولک ۲۔ میتھوڈسٹ (۳) ٹونٹی کیتھیڈرل (۴) ایس ڈی اے مشن (۵) اے ایم ای چرچ (۶) بپٹسٹ مشن (۷) [illegible] چرچ (۸) میجر ریوز چیلن فرنڈ یہ فورسز آف لائبیریا (۹) اسلام

بحث میں حصہ لینے والے اکثر نمائندگان نے اس خیال کا اظہار کیا کہ اگرچہ لائبیریا عیسائی ملک ہے لیکن یہاں کے لوگوں کی مذہبی حالت بہت ہی کمزور ہے جہاں تک اعتقاد کا سوال ہے لوگ اپنے آپ کو عیسائی کہتے ہیں لیکن عملاً عیسائیت سے بہت دور ہیں چرچ میں حاضری بہت تھوڑی ہوتی ہے اور دن بدن گرتی جا رہی ہے۔ کیتھولک مشن کے نمائندہ نے کہا کہ صرف لائبیریا میں ہی نہیں بلکہ ساری دنیا میں لوگوں کی مذہبی حالت کمزور ہو رہی ہے اور اگر لائبیریا کا مقابلہ دیگر عیسائی ملکوں سے کیا جائے تو خاص فرق نہیں لائبیریا کے ایک مقامی پادری ریورنڈ [illegible] نے کہا کہ اولاً لوگ چرچ جاتے ہی نہیں اور جو لوگ مذہبی عبادتوں میں حصہ لیتے ہیں وہ صرف اپنی دنیاوی پوزیشن کو بچانے کے لئے ایسا کرتے ہیں چونکہ ہمارا حکمران طبقہ عیسائی ہے اس لئے عوام سمجھتے ہیں کہ اگر انہوں نے کوئی اور طریق اختیار کیا تو ان کی سوشل زندگی میں مشکلات پیدا ہوں گی انہوں نے بہت زور دار الفاظ میں لائبیریا کے عیسائیوں کو متنبہ کیا کہ اگر یہی صورت حال رہی تو نتائج بہت خطرناک ہوں گے اس بات کا شدت سے اظہار کیا گیا کہ نوجوانوں میں جرائم کی رفتار سرعت سے بڑھ رہی ہے

خاکسار نے اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے بتایا کہ جہاں تک لائبیریا کے مسلمانوں کی مذہبی حالت کا سوال ہے وہ کافی مضبوط ہے خاکسار نے بتایا کہ اسلام کی تعلیمات کے دو حصے ہیں اعتقاد اور عمل۔ تمام مسلمان خدائے واحد کے وجود پر ایمان رکھتے ہیں اس کی ارسال کردہ کتب اور ہدایت کو برحق تسلیم کرتے ہیں ملائکہ کے وجود کو بھی مانتے ہیں روزوں اور نمازوں کی پابندی کو ضروری خیال کرتے ہیں اور اسلامی احکام کی بجا آوری کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان کی مذہبی حالت کافی مضبوط ہے البتہ ان کی اکثریت راسخ الاعتقاد واقعہ ہوئی ہے جس کی وجہ سے وہ رفتار زمانہ کے ساتھ نہیں چل سکے اس کی مثال مسلمانان لائبیریا میں تعلیم کی کمی ہے۔ ہمارے ملک میں مسلمانوں کا اپنا کوئی سکول نہیں اور عیسائی مشنوں یا گورنمنٹ کے جو سکول ہیں ان میں بھی مسلمان طلباء کی تعداد بہت کم ہے جس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ بعض مسلمان سمجھتے ہیں کہ اگر ان کے بچے انگریزی تعلیم حاصل کریں گے تو مذہب سے دور چلے جائیں گے

مباحثہ میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ لائبیریا میں جو غیر ملکی تاجر آباد ہیں وہ مذہبی عبادتوں میں کس قدر حصہ لیتے ہیں اس کا جواب بالاتفاق یہ تھا کہ تاجر اپنی تجارت کو دیگر تمام کاموں پر ترجیح دیتے ہیں اور مذہب میں کسی قسم کی دلچسپی نہیں لیتے۔

اخبار میں مضامین

عرصہ زیر رپورٹ میں یہاں کے ایک روزنامہ اخبار [illegible] میں خاکسار کے بعض مضامین شائع ہوئے ایک میں شراب نوشی کی مذمت کی گئی تھی اور بتایا گیا تھا کہ شراب ہی تمام برائیوں کی جڑ ہے ایک مضمون میں انفاق فی سبیل اللہ پر بحث کی گئی تھی اور بتایا گیا تھا کہ اسلام روپیہ جمع کرنے سے نہیں روکتا بلکہ جو چیز منع کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ مال کو ناجائز ذرائع سے حاصل کیا جائے اسلام کے نزدیک مال کو غرباء اور مساکین کی بہبودی کے لئے خرچ کیا جانا چاہیئے خاکسار نے بتایا کہ چونکہ گورنمنٹ کو ادا شدہ لگان اور ٹیکس وغیرہ بھی مخلوق کی بہبودی کے لئے خرچ ہوتا ہے اس لئے اگر کوئی شخص ٹیکس دینے سے گریز کرتا ہے تو وہ نہ صرف قانون کی نظر میں مجرم ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی بھی مول لیتا ہے منروویا سے نکلنے والے گورنمنٹ کے اخبار "[illegible] Age" کے ایڈیٹر سے بھی ملاقات کی اور اسلام پر ان کے اخبار میں مضامین لکھنے کو کہا انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے سٹاف سے مشورہ کے بعد مجھے اطلاع دیں گے۔

ایک پادری سے گفتگو

جناب مولانا ابو العطاء صاحب کی کتاب مباحثہ مصر میں حسب ذیل مفید حوالہ نظر سے گذرا "ہم جانتے ہیں کہ جو کوئی خدا سے پیدا ہوتا ہے وہ گناہ نہیں کرتا بلکہ جو خدا سے پیدا ہوا وہ اپنی حفاظت کرتا ہے اور وہ شریر اسے چھونے نہیں پاتا"۔ ۱ یوحنا ۵/۱۸ ۔ میں نے یہ حوالہ یہاں پر کئی ایک عیسائیوں کے سامنے پیش کیا لیکن سب کو لاجواب پایا جب میں نے یہی حوالہ نیو انگلش بائیبل میں دیکھا (جس کا ترجمہ سارے عیسائی علماء کے ایک بورڈ نے کیا ہے اور جسے ۱۹۶۱ میں امریکن بائیبل سوسائٹی نے شائع کیا ہے) تو وہاں پر ترجمہ بالکل مختلف پایا۔ وہاں پر "خدا سے پیدا ہوا" کا ترجمہ [illegible] کیا گیا تھا۔

خاکسار یہاں کی امریکن بائیبل سوسائٹی کے انچارج پادری کے پاس گیا اور اسے کہا کہ وہ مجھے عبرانی زبان سے اس آیت کا لفظ بلفظ ترجمہ کر کے بتائے اس نے ڈکشنری دیکھ کر بتایا کہ دراصل صحیح ترجمہ "خدا سے پیدا ہوا" ہی ہے اور [illegible] ترجمہ درست نہیں جب میں نے نیو انگلش بائیبل دکھائی تو کہنے لگا کہ یہ ترجمہ غلط ہے اور پھر اس نے اپنے ہاتھ سے درست ترجمہ لکھ کر دیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح کھلے بندوں بائیبل کی تحریف کے خود عیسائی مرتکب ہو رہے ہیں

تبلیغ بذریعہ تقاریر

عرصہ زیر رپورٹ میں منروویا سے باہر مختلف مقامات پر جانے کا موقع ملتا رہا جہاں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا اور تقاریر کے ذریعہ بھی تبلیغ کا پروگرام جاری رکھا ایک گاؤں جو کہ منروویا سے تیرہ میل کے فاصلہ پر ہے وہاں جا کر تمام گاؤں کے لوگوں کو اکٹھا کر کے تقریباً ایک گھنٹہ تک تقریر کی اور سوالات کے جوابات دیئے کچھ عرصہ بعد پھر دوبارہ اسی گاؤں میں جانے کا موقعہ ملا اس روز وہاں پر قریب کے پانچ گاؤں کے چیف بھی جمع تھے چنانچہ سب کے سامنے خاکسار نے آدھ گھنٹہ تقریر کی دو ایک دفعہ فائرسٹون پلانٹیشن جانے کا بھی موقع ملا وہاں کے کمرشل سنٹر میں مختلف دکانوں پر جا کر اپنے اخبارات تقسیم کئے۔

تبلیغ بذریعہ لٹریچر

منروویا میں گورنمنٹ کے مختلف دفاتر میں جا کر ریویو آف ریلیجنز۔ ٹروتھ اور مسلم ہیرلڈ کی کاپیاں تقسیم کی جاتی رہیں اسی طرح سے وکالت تبشیر کی طرف سے ارسال کردہ کتب بھی پبلک میں تقسیم کی گئیں خاکسار نے یہاں کے امیگریشن آفیسر سے ملاقات کی ان کے سامنے مشن کے قیام کی غرض و غایت بیان کی اور قرآن مجید، دیباچہ قرآن مجید انگریزی اور رسالہ ہمارے بیرونی مشن کی ایک ایک کاپی برائے مطالعہ دی اس کے علاوہ جن چیدہ چیدہ احباب کو لٹریچر دیا گیا ان میں حسب ذیل اصحاب شامل ہیں فنانشل ایڈوائزر گورنمنٹ آف لائبیریا۔ کلکٹر آف انٹرنل ریونیو کلکٹر آف کسٹم۔ ایجوکیشن آفیسر وغیرہ وغیرہ

جب کلکٹر آف کسٹم سے دوبارہ ملاقات ہوئی تو کہنے لگے کہ میں نے دیباچہ قرآن مجید انگریزی پڑھا ہے اس کے مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اگر کوئی مذہبی کتاب تحریف و تبدل سے پاک ہے تو صرف قرآن مجید ہی ہے اس لئے جس طرح بھی ہو میرے لئے قرآن مجید انگریزی کی ایک کاپی خرید کر دیں۔

ایک بہائی نوجوان کو "بہائی اور بہائی تحریک" کتاب برائے مطالعہ دی گئی اس کے علاوہ دیباچہ قرآن مجید بھی دیا وہ دوبارہ مشن ہاؤس آئے اور اپنے ایک دوست کو بھی ساتھ لائے چنانچہ ان سے زبانی گفتگو کے علاوہ بعض مزید کتب دی گئیں۔

ایک پولیس انسپکٹر میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ مجھے Where Did Jesus Die کتاب کی ضرورت ہے میں نے ایک دوست کے پاس یہ کتاب دیکھی تھی اور مجھے انتہائی شوق ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ کروں چنانچہ ان کو یہ کتاب دی گئی کچھ عرصہ بعد کچھ دوستوں کے ساتھ دوبارہ آئے اور کہنے لگے کہ یہ بے نظیر کتاب ہے اس میں جو دلائل پیش کئے گئے ہیں ان کا جواب کسی پادری کے پاس نہیں انہوں نے کہا کہ وہ عنقریب اپنے ہیڈ کوارٹر میں (منروویا سے باہر) جا رہے ہیں اور وہاں پہنچ کر میرے لیکچروں کا انتظام کریں گے تا کہ عام پبلک کو اس نئی تحقیق کا علم ہو سکے

یہاں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ محترم مولانا شمس صاحب کی کتاب Where Did Jesus Die نے یہاں کے نوجوان طبقہ میں خاص اثر کیا ہے جب بھی دفاتر وغیرہ جاتا ہوں تو اکثر نوجوان اس بارہ میں سوالات پوچھتے رہتے ہیں اس کے علاوہ ریڈیو سٹیشن کے عملہ میں بھی اخبارات اور اشتہارات تقسیم کئے گئے اور متعدد بار الوہیت مسیح پر گفتگو ہوتی رہی۔

عرصہ زیر رپورٹ میں عربی اور قرآن مجید کی تعلیم کے لئے ایک کلاس جاری کی گئی ہے جس میں کافی احباب دلچسپی لے رہے ہیں۔

بالآخر قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے لائبیریا کے مشن کے لئے درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری زبانوں میں تاثیر پیدا کرے ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے اور لوگوں کے دل صداقت کو قبول کرنے کے لئے کھول دے۔ آمین۔

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں
(مینیجر الفضل)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے ایک مخلص بہن کا قابل قدر نمونہ

بچے کی کامیابی پر یکصد پچاس روپے کا عطیہ

محترمہ بیگم صاحبہ ایس ایم شریف صاحب ۱۲/۲ سمن آباد لاہور سے اپنے مکتوب گرامی مورخہ ۲۶ جون میں تحریر فرماتی ہیں:

"حضور کے ارشاد کے مطابق کہ تعمیر مساجد بیرونی ممالک میں ہر خوشی کے موقعہ پر حصہ لیا جائے ... میرے بیٹے نثار احمد صاحب نے جو کہ حضرت کریم بخش صاحب مرحوم آف کوئٹہ کا سب سے بڑا پوتا ہے امتحان میٹرک میں فرسٹ ڈویژن حاصل کرنے کے نتیجہ میں جو کامیابی خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے عزیزم کو بخشی ہے شکریہ کے طور پر مبلغ ۱۵۰/ روپے نقد حلقہ نیلا گنبد میں ادا کر کے رسید حاصل کر لی ہے"!

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہماری مخلص بہن کے اس صدقہ کو شرف قبولیت بخشے اور عزیز نثار احمد کو اپنے والدین کے لئے قرۃ العین اور اسلام اور احمدیت کے لئے مفید ترین وجود بنائے اور اس کامیابی کو عزیز کے لئے آئندہ ہر قسم کی روحانی و جسمانی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر انھیں اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

دیگر احمدی احباب اور بہنیں بھی ہر خوشی کے موقعہ پر تعمیر مساجد ممالک بیرون کے چندہ کو یاد رکھیں اللہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ مومن بڑے ذوق و شوق کے ساتھ اعمال صالحہ کی بجا آوری میں مشغول رہتے ہیں بلکہ نیکیوں کے حصول میں ان میں باہمی مسابقت کی روح پائی جاتی ہے اور ان کا ہر قدم پہلے کی نسبت آگے پڑتا ہے اس ارشاد خداوندی کی روشنی میں اگرچہ ہر مومن کا فرض ہے کہ وہ اپنا جائزہ لیتا رہے کہ کہیں اس کا قدم پیچھے تو نہیں پڑ رہا لیکن انصار اللہ کا تو بحیثیت جماعت اولین فرض ہے کہ وہ اس ہدایت کو ہر وقت پیش نظر رکھیں بلکہ اس کو اپنا ماٹو بنا لیں۔

سہ ماہی دوم کے امتحان کے پرچے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مرتبہ اتنے انصار نے اس میں حصہ نہیں لیا جتنے کہ پہلی سہ ماہی کے امتحان میں شریک ہوئے تھے مجھے قوی امید ہے کہ تمام مجالس انصار اللہ اس صورت حال کو بدلنے کی پوری سعی فرمائیں گی اور کوشش کریں گی کہ تیسری سہ ماہی کے امتحان میں جس کے لئے "لیکچر لاہور" بطور نصاب مقرر ہے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر تلافی مافات ہو جائے اسی طرح ہر مجلس کوشش کرے گی کہ ان کی جماعت کے اطفال زیادہ سے زیادہ تعداد میں مقابلہ کے امتحان میں شریک ہوں یہ امتحان انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر منعقد ہوتا ہے۔ اور اول و دوم آنے والے اطفال کو ایک سال اور نصف سال کی سکول کی فیس بطور انعام پیش کی جاتی ہے اس امتحان کا نصاب "الفضل" مورخہ ۱۳ جولائی ۶۲ء میں شائع کیا جا چکا ہے اور اس میں ۱۴ سال کی عمر تک کے اطفال شریک ہو سکتے ہیں اس کے علاوہ زعماء انصار اللہ سے گذارش ہے کہ وہ اس امر کا بھی جائزہ لیں کہ ان کی مجلس میں ایسے انصار تو نہیں ہیں جو نماز کا ترجمہ نہ جانتے ہوں یا ناخواندہ ہوں اگر ایسے افراد ہوں تو انھیں نماز کا ترجمہ سکھانے کا اور قرآن کریم پڑھانے کا جلد انتظام فرما دیں اور اپنی مساعی کی رپورٹ مرکز میں ارسال کریں۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

چندہ تعمیر انصار اللہ

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض اراکین انصار اللہ کو یہ غلط فہمی ہے کہ چندہ تعمیر ختم کر دیا گیا ہے یہ درست نہیں گو اس چندہ کی کوئی شرح مقرر نہیں تاہم جملہ اراکین مجلس سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنی وسعت کے مطابق ضرور اس میں حصہ لیتے رہیں گے زندہ مجالس کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھتا ہے پس اپنا قدم آگے ہی بڑھاتے چلے جائیے

جو احباب اس چندہ میں ایک سو روپیہ یا اس سے زائد رقم دیں گے ان کے اسماء گرامی بدستور سابق ہال میں دعا کی غرض سے کندہ ہوتے رہیں گے۔ انشاء اللہ

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اہل اسلام
کس طرح ترقی کر سکتے ہیں
ساڑھے آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

هل جزاء الاحسان الا الاحسان

اپنے مرحوم والدین کے لئے دائمی دعاؤں کا انتظام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات میں سے ایک احسان یہ ہے کہ حضور انور نے مالی استطاعت رکھنے والے احباب کو ثواب کا موقعہ عطا کرنے کے لئے یہ تجویز فرمائی ہے کہ جو احباب اپنے مرحوم رشتہ داروں کے نام دعا کی غرض سے زندہ رکھنا چاہتے ہیں وہ ممالک بیرون میں بننے والی مساجد میں چندہ ادا کریں تو ان کا نام متعلقہ مسجد میں انشاء اللہ تعالےٰ کندہ کروا دیا جائے گا جو ان کے لئے دائمی دعاؤں کا ذریعہ ہو گا چنانچہ ہمارے مخلص دوست مکرم ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی دار الرحمت وسطی ربوہ اپنے آقا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی چٹھی مورخہ ۱۰/۶ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ بی بی فاطمہ اور والد صاحب مرحوم شیخ میر محمد صاحب کی طرف سے ایک ہزار روپیہ بدیں غرض خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروانا چاہتا ہوں کہ جب بھی کوئی نئی مسجد بیرون ممالک میں تعمیر ہو تو ان کی طرف سے اس رقم میں سے ۱۵۰ روپے ہر مسجد میں چندہ دیا جاتا رہے"۔

ملک صاحب موصوف نے ایک ہزار روپیہ امانت تحریک جدید میں جمع کروا دیا ہے جزاہم اللہ تعالیٰ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ مکرم ملک صاحب موصوف کو اس نیکی کا بہت بڑا اجر عطا فرمائے اور آپ کے مرحوم والدین کے درجات کو بلند فرما کر جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

دیگر صاحب استطاعت حضرات بھی اس نیک نمونہ سے استفادہ اٹھائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نمایاں کامیابی

۱۔ میرے لڑکے عزیز محمود احمد متعلم سیکنڈ ایئر ایف ایس سی نے "اردو اکیڈیمی" کے ایک انعامی مقابلہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے اوّل انعام حاصل کیا ہے۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی عزیز کے لئے ہر جہت سے مبارک کرے

(خواجہ محمد شریف ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر پشاور)

اس خوشی کے موقعہ پر خواجہ صاحب موصوف نے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ (مینیجر)

۲۔ میری لڑکی عزیزہ امۃ القیوم نے امسال سی۔ٹی کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ عزیزہ نے لیڈی میکلیگن ٹریننگ کالج لاہور سے تعلیم حاصل کر کے ۶۰۰ نمبر لے کر اول پوزیشن حاصل کی ہے جب کہ دوم آنے والے لڑکے کے نمبروں میں صرف چار نمبروں کی زیادتی ہے۔ عزیزہ کی اس شاندار کامیابی پر کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرا رہی ہوں

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ عزیزہ کو دینی خدمت کی توفیق ملے اور آئندہ بھی کامیابی حاصل ہو۔ جزاک اللہ (خاکسارہ مسز اسلم جھنگ صدر)

۳۔ میری بھانجی عزیزہ جمال آرا خانم دختر ڈاکٹر کیپٹن عبد السلام خاں صاحب نے امسال میٹرک کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔

احباب دعا کریں خدا تعالےٰ اس کامیابی کو ہر لحاظ سے مبارک کرے آمین۔ میں اس خوشی میں کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرا رہی ہوں۔ (زہرہ بیگم حیین ایم اے بی ٹی سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدر آباد سندھ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ حکیم عبد الصادق صاحب جہلم جو کہ بہت مخلص احمدی ہیں ٹی بی کی وجہ سے ایک لمبے عرصہ سے صاحب فراش ہیں باوجود علاج کے کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ اور اب حالت بہت تشویشناک ہے۔

احباب جماعت دعا فرماویں کہ خدا تعالےٰ کامل صحت عطا فرمائے آمین۔ (ثناء اللہ جنرل الحاق ربوہ)

۲۔ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب دیال گڑھی مربی سلسلہ احمدیہ کچھ دو ہفتے سے بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ انھیں جلد شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(شیخ محمد یوسف مسجد احمدیہ لائل پور)

باورچی کی ضرورت

ایک باورچی کی ضرورت ہے جو باورچی خانہ کے کام احسن طریق سے کر سکتا ہو۔ مرد ہو یا عورت تنخواہ مناسب دی جائے گی

محمد تقی

معرفت چوہدری شرف احمد صاحب کلاتھ مرچنٹ کوٹلی لوہاراں شرقی (ضلع سیالکوٹ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو مزید تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۷۳۰:- میں محمد منیر ولد مستری محمد الدین قوم راجپوت پیشہ زمینداره عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۵۵ ڈاکخانہ ہارون آباد ضلع بہاولنگر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷۔ اکتوبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ کاشت کاری مبلغ دو صد روپیہ ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف محمد شریف برادر حقیقی موصی مذکور

العبد:- محمد منیر ولد محمد الدین چک ۵۵ منڈی ہارون آباد ضلع بہاولنگر۔

گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ

گواہ شد:- محمد الدین ولد چراغ الدین پریذیڈنٹ چک ۵۵ ڈاکخانہ ہارون آباد ضلع بہاولنگر نشان انگوٹھا۔

نمبر ۱۶۷۶۴:- میں رفیق اللہ بٹ ولد محمد عبد اللہ صاحب بٹ قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر بائیس سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن احمد نگر ڈاکخانہ خاص احمد نگر ضلع جھنگ صوبہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت ماہوار تنخواہ مبلغ -/۹۰ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور میرے پاس اس کے علاوہ کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ نیز اگر کوئی مزید آمد ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ میری وفات کے وقت اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:- رفیق اللہ بٹ ولد محمد عبد اللہ بٹ احمد نگر ضلع جھنگ

گواہ شد:- محمد عثمان شاہ نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ

نمبر ۱۶۷۰۹:- میں مسماۃ فاطمہ بی بی بیوہ چوہدری مولا بخش صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کوٹ مولا بخش دیہہ مادکنڈ ڈاکخانہ خاص ضلع نوابشاہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت (جو کہ مجھے خاوند مرحوم کے ترکہ میں سے ملی ہے) نو ایکڑ اراضی نہری مالیتی چھ ہزار تین صد کی ہے اور میرا حق مہر مبلغ دو صد روپیہ تھا جو کہ میں نے اپنے خاوند مرحوم سے وصول کر کے اس کا زیور بنوا لیا تھا جس کی تفصیل یہ ہے ڈنڈیاں ایک جوڑی دو عدد انگوٹھی طلائی جن کا وزن کل ڈیڑھ تولہ ہے۔ جس کی قیمت دو صد روپیہ ہے۔ یہ کل رقم مبلغ چھ ہزار پانچ صد روپیہ ہے۔ اس تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔۱۰ اس وقت میرا کوئی ذریعہ آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:- نشان انگوٹھا مسماۃ فاطمہ بی بی بیوہ چوہدری مولا بخش صاحب مرحوم سکنہ (دیہہ ماہ کھنڈ) کوٹ مولا بخش ضلع نوابشاہ

گواہ شد:- صادق احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دریا خاں مری ضلع نوابشاہ وصیت نمبر ۳۰۶۴ لب پیٹر صیہ۔ گواہ شد:- خورشید الرب انسپکٹر بیت المال

نمبر ۱۶۷۱۱:- میں اقبال بیگم زوجہ عبد الرشید صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سنت نگر ڈیفنس لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ایک ہزار روپے جو بذمہ خاوند ہے (۲) زیور طلائی ۶ عدد چوڑیاں وزن ۴ ۱/۲ تولہ مالیت -/۵۸۵ روپے ۳۔ کانٹے زیور طلائی ۱ جوڑی ۱ ۱/۲ تولہ مبلغ -/۱۹۲/۸ (۴) نوپس زیور طلائی ۱ تولہ مبلغ -/۱۳۰ (۵) زیور طلائی بالیاں ۲ عدد وزن ۹ ماشہ مبلغ -/۹۷/۲ روپے (۶) بالیاں طلائی وزن ۶ ماشہ مبلغ -/۶۵ روپے (۷) انگوٹھیاں طلائی ۶ ماشہ دو عدد مبلغ -/۶۵ روپے کل میزان -/۲۱۰۳ جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

راقم الحروف عبد القیوم مکان ۲۵ سوورج سٹریٹ ۲۵ رام نگر لاہور

الامۃ:- اقبال بیگم سنت نگر ڈیفنس گلی لاہور

گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم کارکن دفتر وصیت ربوہ

گواہ شد:- عبد الرشید خاوند موصیہ

نمبر ۱۶۷۴۳:- میں رشید احمد چوہدری ولد چوہدری فضل الٰہی قوم راجپوت پیشہ وکالت عمر ۴۰ سال اندازاً تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مکان نمبر ۲۷ بہو سنگھ روڈ سنت نگر لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے میری اوسط ماہوار آمد ان دنوں پونے پانچ صد روپیہ ہے یہ آمد حالات کے مطابق گھٹ بھی سکتی ہے۔ اور بڑھ بھی سکتی ہے میں بہر حال اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں

۲۔ میرے والد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بقید حیات ہیں۔ ان کی وفات پر اگر کوئی جائداد میرے حصہ میں آئی یا اگر کوئی جائیداد میں نے خود پیدا کی تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو کروں گا اور اس جائیداد پر بھی دسویں حصہ کی وصیت کا اطلاق ہوگا۔

۳۔ نیز میرے فوت ہونے پر اگر کوئی دیگر جائیداد میری ملکیت ثابت ہو تو اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔ رشید احمد چوہدری ایڈووکیٹ لاہور

گواہ شد:- چراغ الدین صدر حلقہ مکان ۵ ادم سٹریٹ نمبر ۲ سنت نگر لاہور

گواہ شد:- عبد اللطیف سنگوہی سیکرٹری مال حلقہ سنت نگر ۱۷ انوار جہرے روڈ لاہور

گواہ شد:- رحمت اللہ انسپکٹر تحریک جدید ربوہ

نمبر ۱۶۷۴۴:- میں رشیدہ سلمیٰ زوجہ رشید احمد چوہدری قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر تیس سال اندازاً تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مکان نمبر ۲۷ ہرو سنگھ روڈ سنت نگر لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ ۲۔ میرا حق مہر مبلغ دو ہزار روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس پانچ صد روپیہ کا زیور ہے۔ تفصیل زیور

۱۔ ہار طلائی وزنی ۱ ۱/۲ تولہ قیمت	-/۱۹۰ روپے
۲۔ کانٹے طلائی وزنی ۱۰ ماشے "	-/۱۱۵ "
۳۔ سنہری رسٹ واچ قیمت	-/۱۵۰ "
۴۔ انگوٹھی طلائی وزنی تین ماشے "	-/۴۵ "
کل قیمت	-/۵۰۰ "

میں اس اڑھائی ہزار روپے کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میرے والد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بقید حیات ہیں۔ ان کی وفات پر اگر کوئی جائیداد مجھے ملی یا کوئی جائداد میں نے خود پیدا کی یا کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے۔ اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دونگی اور اس پر بھی دسویں حصہ کی وصیت کا اطلاق ہوگا۔ نیز میرے فوت ہونے پر اگر کوئی دیگر جائیداد میری ملکیت ثابت ہو تو اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ حقدار ہوگی۔ رشیدہ سلمیٰ

گواہ شد:- ملک عبد اللطیف سنگوہی سیکرٹری مال حلقہ سنت نگر لاہور

گواہ شد:- رحمت اللہ انسپکٹر تحریک جدید ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ بندہ کی خوشدامن صاحبہ بعارضہ بخار پیچش اسہال نیز عزیزم منور احمد اور بڑی لڑکی مختلف عوارض سے بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی شفایابی اور صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار حکیم صوفی دین محمد گوجرانوالہ

۲۔ میرے والد محترم صوبیدار محمد عبد الصمد صاحب مولوی فاضل ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ کمزوری بہت ہے تمام احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرما کر ممنون فرمائیں

(محمد عبد الرفیع پٹواری)

"کشمیر کا مسئلہ جنرل اسمبلی میں پیش کرنے پر غور کیا جا رہا ہے"

صدارتی کابینہ نے اسمبلی کے لئے پاکستانی وفد کے ارکان کی منظوری دے دی

راولپنڈی۔ ۱۰ اگست اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا جو اجلاس اگلے مہینے ہو رہا ہے اس میں شریک کرنے والے پاکستانی وفد کے ارکان کی صدارتی کابینہ نے کل منظوری دے دی۔ اس وفد کے قائد مسٹر محمد علی بوگرہ نے ایک پریس کانفرنس میں ارکان وفد کے ناموں کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ کشمیر کا مسئلہ جنرل اسمبلی میں پیش کرنے کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے۔ پاکستان جلد ہی یہ فیصلہ بھی کرے گا کہ اس مسئلہ کو اسمبلی میں کب پیش کرنا مناسب ہوگا۔

وزیر خارجہ نے بتایا کہ میں کراچی جا کر دفتر خارجہ کے حکام اور اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب سے کشمیر کا مسئلہ جنرل اسمبلی میں پیش کرنے کے سوال پر بات چیت کروں گا۔ اس سلسلہ میں پاکستان کے دفتر خارجہ نے پہلے ہی چوہدری محمد ظفر اللہ خاں سے رابطہ قائم کر رکھا ہے (یہ امر قابل ذکر ہے کہ کسی مسئلہ کو جنرل اسمبلی کے ایجنڈے میں شامل کرانے کے لئے اجلاس سے ایک مہینہ قبل نوٹس دینے کی ضرورت ہوتی ہے ویسے کوئی ملک بعد میں بھی کسی مسئلہ کو ضمنی ایجنڈے میں شامل کرا سکتا ہے۔"

جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں جو پاکستانی وفد وزیر خارجہ مسٹر محمد علی بوگرہ کی زیر قیادت شریک ہوگا۔ اس کے دوسرے ارکان یہ ہوں گے۔ قومی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مسٹر افضل چیمہ، بیگم انورہ خاتون میر افضل خاں قومی رکن اسمبلی۔ مسٹر جی الانہ ڈاکٹر جاوید اقبال۔ مسٹر اقبال اظہر (وزارت خارجہ میں ڈائرکٹر جنرل) ڈاکٹر ہمدانی آٹھویں رکن کو بعد میں نامزد کیا جائے گا۔ اس طرح پاکستانی وفد نو ارکان پر مشتمل ہوگا۔

بی اے میں فیل ہونیوالے طلبہ کو ضمنی امتحانات دینے کی اجازت

رعایت سے ۱۹۶۴ء تک فائدہ اٹھایا جا سکے گا۔ وائس چانسلر کا فیصلہ

لاہور۔ ۱۰ اگست پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر شیخ محمد شریف نے بی اے اور بی ایس سی کے سالانہ امتحانات میں ناکام رہنے والے امیدواروں کو ضمنی امتحانات دینے کی اجازت دے دی ہے طلبہ کو مزید رعایت دی گئی ہے کہ وہ سہ سالہ ڈگری کورس کے تحت ۱۹۶۴ء تک بھی سالانہ اور ضمنی امتحانات دے سکیں گے۔ پرائیویٹ طلبہ البتہ شرقیہ کے امتحانات میں کامیابی کے بعد ۱۹۶۴ء تک انگریزی یا مطلوبہ مضامین امتحان دینے کے مجاز ہوں گے اس قانون کا اطلاق کمپارٹمنٹ میں آنے والے امیدواروں پر نہیں ہوگا۔

وائس چانسلر نے یہ فیصلہ کرتے وقت تعلیمی ماہروں اور اساتذہ سے بھی مشورہ کیا ہے مراعات یہ ہوں گی (۱) جن امیدواروں نے سال رواں میں بی اے یا بی ایس سی کے سہ سالہ نصاب کے تحت امتحان دیا اور ناکام رہے یا جو امیدوار امتحان دینے کے اہل تھے مگر کسی باعث امتحان نہیں دے سکے وہ مجاز ہوں گے کہ ۱۹۶۴ء تک منعقد ہونے والے ضمنی یا سالانہ امتحانات دے سکیں۔ اس طرح انہیں کامیاب ہونے کے لئے چھ مواقع مہیا ہو جائیں گے۔ (۲) اگر کوئی امیدوار کسی مضمون میں چالیس فیصد نمبر حاصل کر چکا ہے تو اسے اپنے دوسرے مضامین میں کامیابی کے سلسلہ میں امتحان دیتے وقت اس مضمون کا دوبارہ امتحان نہیں دینا ہوگا۔ (۳) البتہ شرقیہ کا امتحان پاس کر لینے کے بعد بی اے (انگلش اونلی) ۱۹۶۴ء تک کر سکتے ہیں۔ چوتھی رعایت یہ دی گئی ہے کہ جو امیدوار گزشتہ سال امتحان میں شریک ہوئے تھے اور انہوں نے اس سال یا اس کے کچھ عرصہ بعد امتحان دینے کا آخری موقع گنوا دیا انہیں بھی اجازت ہوگی کہ ۱۹۶۴ء تک سالانہ یا ضمنی امتحان دے سکیں۔ اس طرح انہیں کامیابی کے پانچ مواقع مہیا کر دئے گئے ہیں پرانے قواعد کے تحت وہ امتحان دینے سے محروم ہو چکے ہیں۔ اس رعایتی قانون کا اطلاق سال رواں سے ہوگا۔

قانون میں واضح کر دیا گیا ہے کہ ۱۹۶۴ء کے بعد کسی پرائیویٹ امیدوار کو اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ امتحان دے سکے کمپارٹمنٹ میں آنے والے بھی اس سے استفادہ کے مجاز نہیں ہوں گے۔

سرکاری ملازمین کو سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی قطعی ممانعت

جماعتِ اسلامی کو ایک سیاسی جماعت قرار دیا جا چکا ہے

سرگودھا۔ ۱۰ اگست حکومت مغربی پاکستان نے سرکاری ملازموں کو متنبہ کیا ہے کہ وہ کسی سیاسی جماعت کی سرگرمیوں میں قطعاً حصہ نہ لیں اس سلسلہ میں صوبہ کے تمام ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے ماتحت سرکاری ملازموں پر کڑی نگاہ رکھیں تاکہ وہ سیاسی سرگرمیوں میں حصہ نہ لے سکیں اور اگر کسی سرکاری ملازم کے متعلق یہ پتہ چلے کہ وہ سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لیتا ہے تو اسکے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

مغربی پاکستان کے چیف سیکرٹری نے صوبہ کے تمام ڈپٹی کمشنروں کے نام ایک گشتی مراسلہ میں کہا ہے کہ کوئی سرکاری ملازم پاکستان میں کسی سیاسی تحریک میں نہ تو حصہ لے سکتا ہے اور نہ اس کے لئے کسی قسم کا چندہ دے سکتا ہے۔ مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ سرکاری ملازموں کے طرز عمل سے متعلقہ قواعد میں واضح دفعات موجود ہیں جن کے ذریعہ سرکاری ملازموں کو سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ممانعت کی گئی ہے۔ مراسلہ میں یہ امر واضح کیا گیا ہے کہ سیاسی تحریک میں ہر ایسی تحریک یا سرگرمی شامل ہے جس کا مقصد حکومت کے خلاف بلاواسطہ یا بالواسطہ طور پر بے اطمینانی پیدا کرنا پاکستانی باشندوں کے مختلف فرقوں کے درمیان نفرت یا دشمنی کے جذبات ابھارنا یا امن عامہ میں خلل اندازی کرنا ہو۔ سرکاری ملازموں کو یہ بھی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے متعلقین کو اس امر کی اجازت نہ دیں کہ بلاواسطہ یا بالواسطہ حکومت کے خلاف سرگرمیوں میں حصہ لیں۔ سرکاری مراسلہ میں یہ امر بھی واضح کیا گیا ہے کہ جماعت اسلامی ایک مذہبی جماعت کی حدود اور فرائض سے تجاوز کر کے سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لے رہی ہے۔ اور اسے سیاسی جماعت قرار دیا جا چکا ہے۔ مراسلہ میں کہا گیا ہے حکومت کا یہ مقصد نہیں کہ خالصۃً مذہبی، ثقافتی اور معاشرتی اداروں کی حوصلہ شکنی کی جائے لیکن حکومت سرکاری ملازموں کو یہ اجازت نہیں دے سکتی کہ وہ سیاسی جماعتوں کی رکنیت اختیار کریں!

(نوائے وقت)

ایڈیٹوریل ـ (بقیہ)

کیا گیا ہے اگر غیر اقوام کے لوگ یہ پڑھیں گے تو وہ اسلام اور مسلمانوں کا کیا تصور لیں گے۔

ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس تشنیع لعن و طعن کی ابتداء مولوی قسم کے لوگوں کی طرف سے ہی ہوئی ہے جب سے یہ مسئلہ درپیش ہے ان لوگوں نے قوانین کے حامی مردوں اور عورتوں پر سخت قسم کی جرح شروع کر رکھی ہے اور بھلے مانسوں کی طرح کبھی یہ سوچا ہی نہیں ہے کہ یہ اسلامی شریعت کا مسئلہ ہے ذاتیات اور بعض لوگوں کے کردار کا مسئلہ نہیں اور یہ بھی نہیں سوچا کہ دونوں طرف سے جو خاک اڑے گی وہ آخر انہی پر آکر پڑے گی ہم مانتے ہیں کہ ان مولویوں کا یہ خیال درست ہے کہ بعض خواتین نے جو شور و غوغا مچایا وہ اسلامی نقطۂ نظر سے نہایت قابل اعتراض تھا مگر وہ ان محترمہ کے متعلق کیا کہیں گے جنہوں نے حمایت ہی حمایت میں مردوں کی صفائی کر دی ہے اور بلا استثناء سب کو کوس ڈالا ہے؟ یہ حالت ہے جو ہمارے اہل علم حضرات نے اس شرعی مسئلہ کی کر دی ہے۔

منظور قادر کے تقرر کا اعلان

راولپنڈی۔ ۱۰۔ اگست۔ سرکاری طور پر یہ اعلان کر دیا گیا ہے کہ سابق وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر کو مغربی پاکستان ہائی کورٹ کا چیف جسٹس مقرر کیا گیا ہے۔ موجودہ چیف جسٹس مسٹر ایم آر کیانی اٹھارہ اکتوبر سنہ ۶۲ء کو ریٹائر ہو رہے ہیں ان کی سبکدوشی پر منظور قادر چیف جسٹس کا عہدہ سنبھالیں گے

مسٹر منظور قادر ۲۹ اکتوبر ۵۸ء سے سات جون سنہ ۶۲ء تک پاکستان کے وزیر خارجہ رہے اور اس عرصہ میں دو ماہ تک انہوں نے وزیر قانون کی حیثیت سے بھی کام کیا۔ صدر ایوب نے انہیں کل "ہلال پاکستان" کا اعزاز بھی دیا تھا!

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴